30798-سودی بنکوں میں رقم رکھنا

سوال

میں ایک عورت ہوں اور میرے پاس وراثت کا بہت مال ہے، میں گھر کی ساری ضروریات کھانا پینا، اور کالج کے اخراجات اور اپنی اولاد کی شادیوں کے اخراجات پوری کرتی ہوں، یہ علم میں رکھیں کہ میرا خاوند پولیس آفیسر ہے، لیکن اس کی تنخواہ ہماری گزر بسر کے لیے کافی نہیں کہ ہم ہر قسم کی مادی مشکلات سے راحت حاصل کرتے ہوئے اچھی اور راحت والی گزر بسر کر سکیں، میں نے اپنی ساری وراثت کا مال بنک میں رکھا ہوا ہے اور فائدے سے اخراجات پورے کرتے ہیں، توکیا میں جو کچھ خرچ کرتی ہوں وہ زکاۃ شمار ہوگا یا کہ مجھ پر زکاۃ نکالنی واجب ہے؟
اور اس کی قیمت کیا ہوگی آیا وہ فائدہ پر ہوگی یا اصل مال پر؟

پسندیدہ جواب

1- بنکوں میں مال رکھنا اور سود لینا-جسے "فائدہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

اول :

بنکوں میں رکھی گئی رقم پر بنک جو رقم رکھنے والوں مبلغ ادا کرتا ہے وہ سود شمار ہوتا ہے، اس کے لیے اس نفع سے فائدہ حاصل کرنا حلال نہیں، اسے سودی بنکوں میں رقم رکھنے سے توبہ کرنی چاہیے، اور اسے چاہیے کہ وہ بنک میں رکھی گئی اصل رقم اور اس کا نفع بنک سے نکلوا کر اصل مال اپنے پاس محفوظ کرلے اور اس سے زیادہ رقم نیکی اور بھلائی کے کاموں پر فقراء و مساکین اور اصلاح وغیرہ پر خرچ کردے.

دوم :

اسے ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جو سودی لین دین نہ کرے چاہے وہ دوکان ہی ہو، اور اس دوکان میں وہ تجارت میں شراکت و مضاربت اپنی رقم لگائے، کہ اسے نفع کا ایک معلوم اور عام حصہ ملے مثلا تیسرا حصہ، یا پھر اس میں بغیر کسی فائدہ بطور امانت رقم رکھے.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (404/2).

اور مضاربت کا معنی یہ ہے کہ : دو شخص شراکت کریں ایک کا پیسہ ہو اور دوسرا کام کرے، اور اس کا نفع ان دونوں کے مابین حسب اتفاق تقسیم ہوگا.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اس میں کوئی شک نہیں کہ سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں رقم رکھنی جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ اور ظلم وزیادتی میں ان کی معاونت ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور برائی وگناہ اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ :

" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے اور اسے لکھنے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا : وہ سب برابر ہیں" اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے.

اور رہا مسئلہ بنکوں میں ماہانہ یا سالانہ فائدہ پر رقم رکھنا تو یہ سود ہے جس کی حرمت پر علماء کرام کا اجماع ہے، اور جب بنک سودی لین دین کرتا ہو تو بغیر فائدہ کے رقم جمع کروانے میں بھی بہتر یہی ہے کہ اس بنک میں ضرورت کے بغیر رقم جمع نہ کروائی جائے، کیونکہ اس بنک میں رقم جمع کروانا اگرچہ وہ فائدہ کے بغیر ہی کیوں نہ ہو اس میں اس کے سودی لین دین اور کاموں میں بنک کے ساتھ معاونت ہے اس لیے خدشہ ہے کہ صاحب مال بھی ظلم زیادتی اور گناہ کے کاموں میں معاونت کرنے والوں شامل نہ ہو جائے، اگرچہ اس کا ارادہ ایسا نہیں.

لہذا جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے اس سے احتراز کرنا اور بچنا ضروری اور واجب ہے، اور اموال کی حفاظت اور اسے صرف کرنے کے لیے صحیح اور سلیم طریقے تلاش کرنے چاہییں.

اللہ تعالی سب مسلمانوں کو ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن میں ان کی سعادت و خوشبختی اور ان کی عزت او نجات اور فلاح و کامیابی ہو، اور ان کے لیے جلد از جلد ایسے کام میں آسانی پیدا فرمائے جس سے اسلامی بنک قائم ہو سکیں جو سود سے پاک صاف ہوں، بلاشبہ اللہ تعالی اس پر کارساز اور اس کی قدرت رکھتا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

دیکھیں : فتاوی ابن باز(4/30-31).

2-اور ماں جو کچھ اپنی اولاد پر صرف کرتی وہ زکاۃ میں شمار نہیں ہوتا، اس لیے کہ والد کا اپنی اولاد پر خرچ کرنے سے عاجز ہونے اور ماں میں خرچ کی استطاعت ہونے کی حالت میں خرچ کرنے کا وجوب والد کی جانب سے ماں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے.

دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ(11/373).

اور جب ماں کے ذمہ اپنی اولاد پر خرچ کرنا واجب ہو جائے تو پھر ماں کے خرچ کرنے کی بنا پر وہ غنی اور مالدار ہو جاتے ہیں، لہذا انہیں زکاۃ دینا جائز نہیں ہوگی.

3-سودی بنک سے جلد از جلد مال نکلوانا واجب اور ضروری ہے، اور مال پر حاصل شدہ فوائد آپ کے لیے حلال نہیں بلکہ اسے بھلائی اور خیر کے کسی بھی کام میں صرف کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، اور جو کچھ آپ سودی فوائد حاصل کر چکی ہیں اگر تو یہ شرعی حکم سے جہالت کی بنا پر تھا تو معاف ہیں.

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جو کچھ بنک نے آپ کو فائدہ کے نام پر سود دیا اور آپ اسے کھا چکے ہیں اس پر آپ کو توبہ کرنا ضروری ہے، آپ کو اسے نکالنے اور چٹی بھرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ یہ اس میں شامل ہے جو اللہ تعالی نے معاف کر دیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت آگئی اور وہ رک گیا تو اس کے وہ کچھ ہے جو گزر گیا، اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد}.

لہذا اگر آپ نے اس کے بعد سود لیا ہے تو پھر اسے اپنے قریبی یا کسی بعید شخص پر جو صدقہ کا مستحق ہو صدقہ کر دیں تا کہ سود خوری کے گناہ سے بچ سکیں.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2/406-407).

واللہ اعلم.